



میں اور میرے والد دونوں ابو بَرزہؓ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو میرے والد نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ فرض نماز کیسے (یعنی کب) پڑھتے تھے؟

ابو منہال سیار بن سلامؓ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد دونوں ابو بَرزہؓ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو میرے والد نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ فرض نماز کیسے (یعنی کب) پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ ظہر جسے تم لوگ پہلی نماز کہتے ہو اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا، اور آپ ﷺ عصر پڑھتے تھے پھر ہم میں سے ایک آدمی (نماز پڑھ کر) مدینہ کے آخری کونے پر واقع اپنے گھر کو لوٹ آتا اور سورج تیز رہتا، اور انہوں نے مغرب کے بارے میں جو کہا میں (اسے) بھول گیا، اور کہا کہ آپ ﷺ عشاء جسے تم لوگ عتمہ کہتے ہو تاخیر سے پڑھنے کو پسند کرتے تھے، اور اس سے قبل سونے اور اس کے بعد گفتگو کرنے کو ناپسند فرماتے تھے، اور آپ ﷺ فجر سے اس وقت فارغ ہوتے جب آدمی اپنے ساتھ بیٹھنے والے کو پہچاننے لگتا، آپ ﷺ اس میں ساٹھ سے سو آیات تک پڑھتے تھے۔

[صحیح] [متفق علیہ]

ابو بَرزہؓ رضی اللہ عنہ نے فرض نمازوں کے اوقات کا ذکر فرمایا ہے انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ زوالِ شمس کے بعد ظہر کی نماز پڑھتے تھے یعنی جب سورج بیچ آسمان سے مغرب کی طرف مائل ہو جاتا ہے ظہر کا اوّل وقت ہے اور عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھتے کہ نماز سے فارغ ہو کر کوئی نمازی مدینہ سے کافی دور پر واقع اپنے گھر کو لوٹ آتا اور سورج میں تپش باقی رہتی ہے عصر کا اوّل وقت ہے مغرب کا وقت تو مذکور روایت کے راوی مغرب کا وقت بھول گئے شریعت کے نصوص اور اجماع اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مغرب کا وقت غروبِ شمس سے شروع ہوتا ہے آپ ﷺ عشاء کو تاخیر سے پڑھنا پسند کرتے تھے؛ کیوں کہ عشاء کا افضل وقت اس کا آخری مختار وقت ہے اور آپ ﷺ عشاء سے قبل سونے کو ناپسند کرتے تھے؛ اس ڈر سے کہ میں بہتر وقت سے مؤخر نہ ہو جائے، سونے کی وجہ سے جماعت فوت نہ ہو جائے یا نیند میں استغراق کی وجہ سے نماز نہ چھوٹ جائے اور عشاء کے بعد گفتگو کرنے کو ناپسند فرماتے تھے کہ میں نماز فجر اپنے وقت سے مؤخر نہ ہو جائے یا جماعت نہ چھوٹ جائے اور آپ ﷺ فجر کی نماز سے فارغ ہوتے، تو آدمی اپنے ساتھ بیٹھنے والے کو پہچاننے لگتا، باوجودیکہ آپ ﷺ اس میں ساٹھ سے سو آیات تک پڑھتے تھے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ اسے غلس یعنی اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/6365>